متحدہ قومی موومنٹ عدلیہ کی آزادی کے نعرے کی آڑ میں مذموم سیاسی عزائم پورا کرنے کی کوشش کرنے والے عناصر کے خلاف ہے۔الطاف حسین

ملک کی عدالتیں فوج کے احکامات کے تحت کام کرنے پر مجبور کی گئیں اس وقت وکلاء تنظیموں نے عدلیہ کی آزادی کیلئے کوئی تحریک کیوں نہیں چلائی؟

جب سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور دیگر ججوں کو پی سی او کے تحت دوبارہ حلف نہ لینے پر فارغ کیا گیا اس وقت وکلاء تنظیموں نے احتجاج کیوں نہیں کیا؟

ایک طرف عدلیہ کی آزادی کا شور مچایا جارہا ہے دوسری طرف مظاہرے کرکے عدلیہ پر دباؤ ڈالنے کا عمل کیا جارہا ہے

عدالتی معاملات کو عدالتی طریقے سے حل ہونے دیا جائے اور اسے اپنے سیاسی عزائم پورا کرنے کا ذریعہ نہ بنایا جائے

اگر عدلیہ کی آزادی کے نام پر کراچی اور سندھ کا امن غارت کرنے کی کوشش کی گئی تو عوام بھی بھرپور جوابی احتجاجی مظاہرہ کرینگے

نائن زیرو عزیز آباد کراچی میں ایم کیو ایم لیگل ایڈ کمیٹی کے وکلاء کے اجلاس سے خطاب

کراچی ۔۔۔2 مئی 2007ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ متحدہ قومی موومنٹ عدلیہ کی آزادی اور خودمختاری کی بھرپور حامی ہے لیکن عدلیہ کی آزادی کے نعرے کی آڑ میں اپنے مذموم سیاسی عزائم پورا کرنے کی کوشش کرنے والے عناصر کے خلاف ہے۔وہ یکم مئی کے موقع پر متحدہ قومی موومنٹ کے مرکز نائن زیرو عزیز آباد کراچی میں ایم کیو ایم لیگل ایڈ کمیٹی کے وکلاء کے ایک اجلاس سے خطاب کررہے تھے۔جناب الطاف حسین نے یوم مئی کے حوالہ سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ نہ صرف مزدوروں اور محنت کشوں بلکہ کسانوں اور ہاریوں کے جائز حقوق کیلئے جدوجہد کررہی ہے جو پاکستان میں رائج فرسودہ، ظالمانہ جاگیردارانہ نظام کی وجہ سے ملک کے 98 فیصد غریب و متوسط طبقہ کے عوام کی طرح اپنے بنیادی انسانی حقوق سے محروم ہیں۔انہوں نے کہا کہ ملک کی دیگر سیاسی و مذہبی جماعتیں مزدوروں اور کسانوں کے حقوق کے صرف زبانی نعرے لگاتی ہیں لیکن درحقیقت یہ جماعتیں اسی جاگیردارانہ اور وڈیرانہ نظام کی حامی ہیں جس نے مزدوروں اور کسانوں کو ان کے حقوق سے محروم کررکھا ہے۔جبکہ متحدہ قومی موومنٹ ہی ملک کی وہ واحد جماعت ہے جو ملک کے 98 فیصد عوام کے حقوق کیلئے عملی جدوجہد کررہی ہے اور متحدہ قومی موومنٹ ہی ملک کی وہ واحد جماعت ہے جس نے غریب و متوسط طبقہ کے افراد اور مزدوروں کو منتخب کرواکے اسمبلیوں کے ایوانوں میں بھیجا۔جناب الطاف حسین نے کہا کہ عدلیہ کی آزادی و خودمختاری کے حوالہ سے بھی متحدہ قومی موومنٹ عملی جدوجہد کررہی ہے لیکن ہم ان عناصر کے مخالف ہیں جو عدلیہ کی آزادی کا نعرہ لگا کر اس کی آڑ میں اپنے مذموم سیاسی عزائم کو پورا کرنا چاہتے ہیں۔انہوں نے کہا کہ آج چیف جسٹس کے مسئلہ پر بہت سی وکلاء تنظیمیں احتجاج کررہی ہیں۔انہوں نے کہا کہ پرامن احتجاج کرنا وکلاء سمیت ہر پاکستانی کا بنیادی حق ہے لیکن عدلیہ کی آزادی کے نام پر کئے جانے والے موجودہ احتجاجی مظاہروں کے حوالے سے آج پاکستان کے عوام خصوصاً سندھ سمیت چھوٹے صوبوں کے عوام کے زہنوں میں بہت سارے سوالات جنم لے رہے ہیں کہ ملکی تاریخ کے آدھے ادوار میں ملک کی عدالتیں فوج کے احکامات کے تحت کام کرنے پر مجبور کی گئیں لیکن اس وقت ان وکلاء تنظیموں نے اس طرح تواتر کے ساتھ عدلیہ کی آزادی کیلئے کوئی تحریک نہیں چلائی۔عوام یہ بھی سوال کررہے ہیں کہ جب ایم کیو ایم کے خلاف فوجی آپریشن کے دوران سندھ کے شہری علاقوں میں ہزاروں افراد کو ماورائے عدالت قتل کیا جارہا تھا اور حکومت نے عدلیہ کی آزادی سلب کررکھی تھی اس وقت ان وکلاء تنظیموں نے عدلیہ کی آزادی کیلئے اس طرح مظاہرے کیوں نہیں کئے جس طرح آج کئے جارہے ہیں؟اسی دور میں ایک طرف نہ صرف ایم کیو ایم کے وکلاء پر جھوٹے مقدمات بنائے گئے، انہیں سرکاری اہلکاروں کی جانب سے زدوکوب بھی کیا گیا اور جھوٹے مقدمات بنا کر انہیں جیلوں میں ڈالا گیا دوسری طرف فوجی آپریشن کے ظلم کا شکار ہونے والے عوام کو انصاف فراہم کرنے کی کوشش کرنے والے ججوں کے خلاف کارروائیاں بھی کی گئیں تو اس وقت ان وکلاء تنظیموں نے اسی طرح ملک بھر میں مسلسل احتجاجی مظاہرے کیوں نہ کئے؟ جناب الطاف حسین نے کہا کہ عوام خصوصاً چھوٹے صوبوں کے عوام کا سوال یہ بھی ہے کہ جب نواز شریف کی حکومت کے خاتمہ کے بعد ججوں سے پی سی او کے تحت دوبارہ حلف لیا گیا تو سندھ سے تعلق رکھنے والے سپریم کورٹ کے ججوں نے جن میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس بھی شامل تھے پی سی او کے تحت حلف لینے سے انکار کرتے ہوئے استعفے دیئے تو اس وقت ان وکلاء تنظیموں نے ملک بھر میں اسی طرح بھرپور اور مسلسل مظاہرے کیوں نہ کئے جس طرح آج کئے جارہے ہیں؟ عوام کا سوال یہ بھی ہے کہ آج تو صرف ایک چیف جسٹس کا معاملہ ہے جو جوڈیشل کونسل میں زیر سماعت ہے لیکن اس وقت تو چیف جسٹس آف سپریم کورٹ سمیت متعدد ججوں کو فارغ کردیا گیا تھا اس وقت عدلیہ کی آزادی کیلئے اسی طرح بھرپور اور مسلسل مظاہرے کیوں نہ کئے گئے؟ جناب الطاف حسین نے کہا کہ عوام کا سوال یہ بھی ہے کہ ایک طرف عدلیہ کی آزادی کا شور مچایا جارہا ہے لیکن دوسری طرف سپریم جوڈیشل کونسل میں جو معاملہ زیر سماعت ہے اس پر مظاہرے کرکے کیا اسی طرح عدلیہ پر دباؤ ڈالنے کا عمل نہیں کیا جارہا ہے اور کیا یہ عمل عدلیہ کی آزادی کی روح کے خلاف نہیں ہے؟ جناب الطاف حسین نے کہا کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کے ساتھ پولیس اور انتظامیہ نے جو سلوک کیا متحدہ قومی موومنٹ اس کی بھرپور مذمت کرتی رہی ہے اور آج بھی کررہی ہے لیکن عوام یہ سوال کرتے ہیں کہ جو لوگ چیف جسٹس کے خلاف بدسلوکی پر احتجاج کررہے ہیں وہ خود وسیم سجاد اور خالد رانجھا ایڈوکیٹ سمیت دیگر وکلاء پر حملے کررہے ہیں، انہیں زدوکوب کررہے ہیں تو یہ غیر قانونی اور غیر آئینی عمل قانون اور آئین کی کس شق کے تحت کیا جارہا ہے؟ جناب الطاف حسین نے کہا کہ عوام خصوصاً سندھ کے عوام یہ سوال بھی کررہے ہیں کہ آج 26 لاپتہ افراد کے معاملہ پر سپریم کورٹ سوموٹو

ایکشن لے کر اس معاملہ کی سماعت کر رہی ہے لیکن متحدہ قومی موومنٹ کے 28 لاپتہ کارکنان گزشتہ 15-14 سال سے غائب ہیں جنہیں انکے اہل خانہ کے سامنے سے گرفتار کیا گیا لیکن ان کارکنوں کے حوالے سے سپریم کورٹ نے نہ تو سوموٹو ایکشن لیا اور نہ ہی ان وکلاء تنظیموں نے کوئی احتجاج کیا جو آج احتجاجی مظاہرے کر رہی ہیں۔ آخر کیوں؟ کیا یہ 28 لاپتہ کارکنان پاکستان کے شہری نہیں تھے یا انسان نہیں تھے؟ جناب الطاف حسین نے کہا کہ وکلاء تنظیموں اور عدلیہ کی آزادی کے نعرے لگانے والوں کی یہ دوعملی پاکستان کے عوام کی سمجھ سے بالاتر ہے اور حقیقت یہ ہے کہ اسی طرح کی دوعملی کی وجہ سے آج پاکستان، اس کے ادارے اور عدلیہ موجودہ خراب صورتحال کا شکار ہے۔ جناب الطاف حسین نے مزید کہا کہ چیف جسٹس آف پاکستان کا ریفرنس اب سپریم جوڈیشل کونسل میں زیر سماعت ہے جہاں چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کے وکلاء ان کا مقدمہ لڑ رہے ہیں اور دلائل دے رہے ہیں دوسری طرف وکلاء تنظیموں نے اپنا احتجاج بھی رجسٹر کروادیا۔ پاکستان کے عوام یہ سوال کر رہے ہیں کہ اب جبکہ معاملہ سپریم جوڈیشل کونسل میں زیر سماعت ہے تو اسے اپنا کام کیوں نہ کرنے دیا جائے اور اس کے فیصلے کا انتظار کرنے کے بجائے احتجاج کی آڑ میں عدالتوں کو بند کر کے ان ہزاروں زیر سماعت غریب اور مفلوک الحال قیدیوں اور ان کے اہل خانہ کو ذہنی اور معاشی ٹارچر کیوں دیا جائے جن کے مقدمات کی سماعت صرف اس وجہ سے نہیں ہو پارہی کہ عدالتوں کو احتجاج کی آڑ میں بار بار بند کر دیا جاتا ہے؟ پاکستان کے عوام یہ بھی سوال کر رہے ہیں کہ کیا یہ عدلیہ کی آزادی اور تقدس کیلئے بہتر نہ ہوگا کہ عدالتی معاملات کو عدالتی طریقے سے حل ہونے دیا جائے اور اسے اپنے سیاسی عزائم پورا کرنے کا ذریعہ نہ بنایا جائے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ آج کل چیف جسٹس افتخار محمد چوہدری کو مختلف باروں میں خطاب کیلئے بلایا جارہا ہے اور 15 مئی کو کراچی بار میں بھی انہیں خطاب کیلئے مدعو کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بار سے خطاب کرنا چیف جسٹس کا حق ہے اور چیف جسٹس کو خطاب کیلئے بلانا بار کا حق ہے لیکن اس کی آڑ میں سیاسی عزائم اور سیاسی جماعتوں کو اپنے سیاسی مقاصد پورا کرنے کا موقع فراہم کرنا نہ تو آئینی ہے، نہ قانونی ہے اور نہ ہی عدلیہ کی آزادی کیلئے ہے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ کراچی اور سندھ میں قائم ہونے والے امن وامان اور ترقیاتی کاموں کو برباد کرنے کی غرض سے مختلف سیاسی و مذہبی جماعتیں کراچی کو اکھاڑہ بنانے کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ اب اگر چیف جسٹس کے بار سے خطاب اور عدلیہ کی آزادی کے نام پر مذموم سیاسی عزائم رکھنے والی ان سیاسی و مذہبی جماعتوں کو ساتھ ملا کر کراچی اور سندھ کا امن غارت کرنے کی کوشش کی گئی تو پھر سندھ اور کراچی کے عوام بھی اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ وہ اپنے صوبہ اور شہر کے امن کو تباہ کرنے کی کوششوں کے خلاف بھرپور جوابی احتجاجی مظاہرہ کریں۔ جناب الطاف حسین نے وکلاء تنظیموں سے کہا کہ وہ پرامن احتجاج کرنا چاہیں تو بے شک کریں لیکن اس احتجاج اور عدلیہ کی آزادی کے نام پر سیاسی و مذہبی جماعتوں کو اپنے سیاسی عزائم پورا کرنے کا موقع ہرگز فراہم نہ کریں کیونکہ سندھ اور کراچی کے عوام ایسی کسی کوشش کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ کے وکلاء بھی جلد ہی پریس کانفرنس کر کے اپنا مؤقف سب کے سامنے پیش کریں گے لیکن اگر کسی نے متحدہ قومی موومنٹ کے کسی وکیل کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو وہ یہ یاد رکھے کہ متحدہ قومی موومنٹ وسیم سجاد یا خالد رانجھا والی جماعت نہیں ہے بلکہ یہ بہادر اور جرات مند حق پرستوں کی جماعت ہے جس کے کارکنان اور عوام غنڈہ گردیوں کا مقابلہ کرنا اچھی طرح جانتے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ جو وکلاء اس بات پر یقین رکھتے ہیں کہ عدلیہ کے معاملات کو عدالتی طریقوں سے ہی طے ہونا چاہیے اور عدلیہ کی آزادی کے نعرے کی آڑ میں کسی کو اپنے سیاسی عزائم پورا کرنے کا موقع فراہم نہیں کیا جانا چاہیے۔ میں ایسے تمام وکلاء اور عوام سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ سندھ اور کراچی کے امن کو تباہ کرنے کی سازش کرنے والوں کے عزائم ناکام بنانے اور تمام تر حالات کا سامنا کرنے کیلئے نہ صرف متحد ومنظم اور ذہنی وجسمانی طور پر تیار رہیں بلکہ موجودہ حالات کے تقاضوں کے مطابق اپنے بھرپور اتحاد کا عملی مظاہرہ بھی کریں۔

حکمراں جماعت کے سربراہان ان مذہبی انتہاپسندوں کو سپورٹ کر رہے ہیں جنہوں نے
وزیرداخلہ آفتاب شیر پاؤ پر خودکش حملہ کرایا۔ الطاف حسین
لال مسجد والوں نے خودکش حملوں کی اعلانیہ دھمکی دی مگر حکمراں جماعت کے سربراہان انہیں فرشتے بنا کر پیش کر رہے ہیں
آخر حکمراں جماعت کے سربراہان اس طرح کا عمل کر کے کس کا کھیل کھیل رہے ہیں؟
صدر، وزیراعظم اور وفاقی کابینہ کو حکمراں جماعت کے رہنماؤں کی جانب سے مذہبی انتہاپسند عناصر کی سپورٹ کرنے کا نوٹس لینا چاہیے
مذہبی انتہاپسند عناصر کی سپورٹ کی جارہی ہے اور پنجاب میں متحدہ قومی موومنٹ کی پرامن ریلی کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جارہی ہیں
ہم کسی کو دھوکہ نہیں دیتے لیکن ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں چل سکتے جو ان عناصر کی سپورٹ کریں جو ملک کی تباہی کر رہے ہوں
وفاقی وزیرداخلہ آفتاب شیر پاؤ پر خودکش حملہ پوری حکومت، جمہوریت اور انسانیت پر حملہ ہے۔ آفتاب شیر پاؤ سے فون پر گفتگو
چارسدہ میں ہونے والے خودکش بم دھماکے کے واقعہ پر دلی افسوس اور اپنی مکمل یکجہتی کا اظہار کیا

لندن۔۔۔2 مئی 2007ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے کہا ہے کہ وفاقی وزیرداخلہ آفتاب شیر پاؤ پر خودکش حملہ پوری حکومت، جمہوریت اور انسانیت پر حملہ ہے اور یہ حملہ لال مسجد، جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ والوں نے کرایا ہے جنہوں نے پورے ملک میں خودکش حملے کرنے کی دھمکی دی تھی اور جنہیں حکمراں جماعت کے سربراہان فرشتے بنا کر پیش کر رہے ہیں۔ جناب الطاف حسین نے یہ بات گزشتہ شب وفاقی وزیرداخلہ آفتاب شیر پاؤ سے فون پر گفتگو کرتے ہوئے کہی۔

جناب الطاف حسین نے آفتاب شیر پاؤ کی خیریت دریافت کی اوران سے چارسدہ میں ہونے والے خودکش بم دھماکے کے واقعہ پر دلی افسوس اوراپنی مکمل یکجہتی کا اظہار کیا۔ جناب الطاف حسین نے خودکش بم دھماکے میں جاں بحق ہونے والے افراد کیلئے دعائے مغفرت کی اور زخمیوں کی جلد صحتیابی کی دعا کی۔ جناب الطاف حسین نے آفتاب شیر پاؤ سے کہا کہ یہ بہت بڑا سانحہ ہے جس پر ہم سب کو بہت دکھ ہے، اللہ تعالیٰ نے آپ کو بچالیا ورنہ دہشت گردوں نے آپ کی جان لینے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایسا مذموم واقعہ ہے کہ انسانیت کے ناطے سب کا فرض ہے کہ وہ اس کی مذمت کریں اور صحیح کو صحیح اور غلط کو غلط کہیں۔ جناب الطاف حسین نے آفتاب شیر پاؤ سے کہا کہ آپ دہشت گردی اورانتہا پسندی کے خاتمے کیلئے جرات وہمت کے ساتھ جو عملی اقدامات کررہے ہیں اور جو کردارادا کررہے ہیں وہ قابل تعریف ہے اسی لئے مذہبی انتہا پسند عناصر آپ کی جان کے درپے ہیں۔ انہوں نے وزیرداخلہ سے کہا کہ انتہا پسندی اور دہشت گردی کے خاتمہ کی جدوجہد میں ہم آپکے ساتھ بھرپور تعاون جاری رکھیں گے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ وفاقی وزیرداخلہ پرخودکش حملہ پوری حکومت، جمہوریت اورانسانیت پرحملہ ہے اور یہ حملہ لال مسجد، جامعہ حفصہ اور جامعہ فریدیہ والے انہی مذہبی انتہا پسندوں نے کرایا ہے جنہوں نے چندروزقبل پورے ملک میں خودکش حملے کرنے کی اعلانیہ دھمکی دی تھی۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ مذہبی انتہا پسند عناصر اسلام کے نام پر دہشت گردی کرکے اسلام کی کوئی خدمت نہیں کررہے بلکہ اسلام کو دنیا بھر میں بدنام کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کھلے عام خودکش حملوں اور دہشت گردی کی دھمکیاں دینے والوں کے خلاف قانونی ایکشن کیا جانا چاہیے تھا لیکن ابھی تک جامعہ حفصہ والوں کے خلاف کوئی ایکشن نہیں کیا گیا ہے بلکہ بدقسمتی سے حکمراں جماعت کے سربراہان انہیں معصوم اورفرشتے بنا کرپیش کررہے ہیں اوران مذہبی انتہا پسندوں کوسپورٹ کررہے ہیں جنہوں نے وزیرداخلہ پرخودکش حملہ کرایا۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ لال مسجد، جامعہ حفصہ والوں نے اسلحہ کے زور پر اسلام آباد میں بچوں کی لائبریری پر غیرقانونی قبضہ کررکھا ہے، وفاقی وزیرداخلہ آفتاب شیر پاؤ اور وفاقی وزیر مذہبی امور اعجاز الحق مسلسل کہہ رہے ہیں کہ جامعہ حفصہ میں بھاری مقدار میں اسلحہ موجود ہے لیکن حکمراں جماعت کے سربراہ کہتے ہیں کہ میں نے جاکر دیکھا ہے وہاں کوئی اسلحہ نہیں ہے، جبکہ ٹی وی چینل پر نشر ہونے والی فلم رپورٹ میں جامعہ حفصہ میں مسلح خواتین کو کلاشنکوف اٹھائے دکھایا گیا جسے ہم نے اور پوری قوم نے دیکھا لیکن حکمراں جماعت کے سربراہ کا کہنا ہے کہ جامعہ حفصہ میں موجود سارے لوگ فرشتے اور معصوم ہیں اور وہ دہشت گردی نہیں بلکہ دین کی خدمت کررہے ہیں اس طرح قوم کے ساتھ کھلا دھوکہ کیا جارہا ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ آخر حکمراں جماعت کے سربراہان اس طرح کا عمل کرکے کس کا کھیل کھیل رہے ہیں؟ جناب الطاف حسین نے کہا کہ لال مسجد اور جامعہ حفصہ والوں نے چندروزقبل اعلانیہ کہا تھا کہ اگر ہمارے مطالبات نہ مانے گئے تو ہم خودکش حملے کریں گے اور چارسدہ میں وفاقی وزیرداخلہ کے جلسے میں خودکش حملہ ہوگیا جس میں درجنوں افراد ہلاک وزخمی ہوئے۔ انہوں نے کہا کہ حکمراں جماعت کا ایک حصہ ان انتہا پسندوں کو کھلے عام سپورٹ کررہا ہے اوران کے ناجائز عمل کو درست اور جائز قرار دے رہا ہے اسلئے صدر جنرل پرویز مشرف، وزیراعظم شوکت عزیز اور وفاقی کابینہ کو حکمراں جماعت کے بعض رہنماؤں کی جانب سے مذہبی انتہا پسند عناصر کی سپورٹ کرنے کے اس عمل کا نوٹس لینا چاہیے۔ جناب الطاف حسین نے کہا کہ ملک بھر میں خودکش حملے کرنے کے کھلے اعلانات کرنے والے مذہبی انتہا پسند عناصر کی تو سپورٹ کی جارہی ہے اور متحدہ قومی موومنٹ جو مذہبی انتہا پسندی کے خلاف پنجاب میں پرامن ریلی نکالنا چاہتی ہے تاکہ دنیا میں پاکستان کا امیج بہتر ہو مگر اس کی راہ میں رکاوٹیں کھڑی کی جارہی ہیں اور یہ کہا جارہا ہے کہ آپ پنجاب میں مظاہرہ نہ کریں۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا پنجاب ملک کا حصہ نہیں ہے؟ انہوں نے کہا کہ ملک ایک ہے اسلئے پنجاب کے رہنماؤں کو سندھ میں آکر جلسے جلوس کرنے کا حق ہے اسی طرح باقی صوبوں کے لوگوں کا بھی حق ہے کہ وہ پنجاب میں جلسے جلوس کریں۔ لیکن اگر یہ کہا جائے گا کہ آپ پنجاب میں آکر جلسے جلوس نہ کریں تو دوسری جماعتیں بھی یہ کہنے کا حق رکھتی ہیں کہ کوئی انکے صوبے میں جلسہ جلوس نہ کرے۔ انہوں نے کہا کہ ہم جس کا ساتھ دیتے ہیں کھل کر دیتے ہیں اور ساتھ چھوڑنا ہوتا ہے تو کھل کر کہتے ہیں، ہم کسی کو دھوکہ نہیں دیتے لیکن ہم ایسے لوگوں کے ساتھ نہیں چل سکتے جو ان عناصر کی سپورٹ کریں جو ملک کی تباہی کررہے ہوں۔ انہوں نے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ ایک اصول پرست جماعت ہے اور وہ اپنے اصولوں پر کبھی سودے بازی نہیں کرسکتی۔ جناب الطاف حسین نے وفاقی وزیرداخلہ آفتاب شیر پاؤ اوران کی جماعت کے تمام کارکنوں سے مکمل یکجہتی اور ہمدردی کا اظہار کیا اورانہیں اپنے بھرپور تعاون کا یقین دلایا۔ آفتاب شیر پاؤ نے اظہار یکجہتی پر جناب الطاف حسین اور متحدہ قومی موومنٹ کے تمام وزراء، ارکان پارلیمنٹ اور کارکنوں کا شکریہ ادا کیا۔

الطاف حسین نے تحریک پاکستان کے کارکن اور ممتاز شاعرودانشور جمیل الدین عالی کی فون پرعیادت کی

لندن۔۔۔یکم مئی 2007ء۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ کے قائد جناب الطاف حسین نے تحریک پاکستان کے کارکن اور ممتاز شاعرودانشور جمیل الدین عالی کی فون پرعیادت کی۔ جمیل الدین عالی چندروز سے مقامی اسپتال میں زیرعلاج ہیں۔ جناب الطاف حسین نے جمیل الدین عالی کی خیریت دریافت کی اوران کی صحت یابی اور درازی عمر کیلئے دعا کی۔ انہوں نے جمیل الدین عالی سے کہا کہ ایم کیوایم کے تمام کارکنان اورعوام آپ کی صحتیابی کیلئے دعا گو ہیں۔ جمیل الدین عالی نے عیادت کیلئے فون کرنے اور نیک جذبات کا اظہار کرنے پر جناب الطاف حسین کا شکریہ ادا کیا۔

یوم مئی کے موقع پر تحصیل چشتیاں، ہارون آباد اور ڈسٹرکٹ حافظ آباد میں ایم کیوایم کے تحت مزدور ریلیاں نکالی گئیں

سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی، ارکان قومی اسمبلی نثار پہنور، پرویز قریشی، مزدور یونین کے عہدیداران، محنت کشوں اور کارکنان کی بڑی تعداد میں شرکت

بہاولنگر۔۔۔2 مئی 2007۔۔۔متحدہ قومی موومنٹ ڈسٹرکٹ بہاولنگر کے زیر اہتمام یوم مئی کے موقع پر تحصیل چشتیاں اور ہارون آباد اور ایم کیو ایم ڈسٹرکٹ حافظ آباد کے تحت فوارہ چوک سے مزدور ریلیاں نکالی گئیں جن میں حق پرست سینیٹر ڈاکٹر محمد علی بروہی، ارکان قومی اسمبلی نثار احمد پہنور، پرویز احمد، بہاولنگر اور حافظ آباد کی مختلف محنت کش یونینوں کے عہدیداران، محنت کشوں، ایم کیو ایم بہاولنگر اور حافظ آباد کے ڈسٹرکٹ انچارجز، اراکین اور کارکنان نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ایم کیو ایم بہاولنگر کے تحت تحصیل چشتیاں سے نکالی گئی مزدور ریلی 35 نمبر یونین کونسل کے آفس کے سامنے سے شروع ہوئی اور لاری اڈہ پر اختتام پذیر ہوئی جبکہ ہارون آباد سے نکالی گئی مزدور ریلی فوجی چوک سے شروع ہوکر فوارہ چوک پر اختتام پذیر ہوئی اسی طرح ایم کیو ایم حافظ آباد کے تحت نکالی گئی مزدور ریلی فوارہ چوک سے شروع ہوکر لاری اڈے پر ختم ہوئی۔اس موقع پر ریلیوں کے شرکاء سے خطاب کرتے ہوئے حق پرست سینیٹر ڈاکٹر محمد علی براہی، ارکان قومی اسمبلی نثار پہنور اور پرویز قریشی نے کہا کہ متحدہ قومی موومنٹ ملک بھر کے 98 فیصد عوام کے حقوق کی جدوجہد کے ساتھ ساتھ محنت کشوں کے بنیادی اور جائز حقوق کیلئے اپنا ہر ممکن کردار ادا کر رہی ہے۔انہوں نے کہا کہ بدقسمتی سے ملک میں فرسودہ جاگیردارانہ، وڈیرانہ اور سردارانہ نظام رائج ہے جس کے باعث محنت کش ہی نہیں بلکہ عام آدمی بھی اپنے بنیادی حقوق سے محروم ہے۔انہوں نے کہا کہ محنت کش طبقہ کو اپنے بنیادی حقوق کے حصول کیلئے متحد ہوکر خود آگے آنا ہوگا اور اس سلسلے میں اپنے اندر سے مخلص اور دیانتدار قیادتیں منتخب کرنا ہوں گی۔انہوں نے شکاگو کے محنت کشوں نے عظیم قربانیاں پیش کرکے دنیا بھر کے محنت کشوں کو متحد ہوکر جدوجہد کرنے کا راستہ دکھایا ہے اور متحد ہوکر جدوجہد کرنے میں ہی محنت کشوں کے حقوق پنہاں ہیں۔

☆☆☆☆☆